جاسوسی کے رہنما اصول قرآن و سنت کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

پرنسپل قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالجکراچی

سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے جہاں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے اصول معلوم ہوتے ہیں وہیں ملکی (اسٹیٹ) نشیب وفراز سے نبرد آزما ہونے کی رہنمائی بھی ملتی ہے اور انسانی زندگی کا کوئی شعبہ یا گوشہ ایسا نہیں ہے جس سے ہمارے پیغمبر ﷺ نہ گذرے ہوں اور گذرتے ہوئے رہنما اصول نہ چھوڑے ہوں۔

جاسوسی کی اہمیت:

مملکت کے قیام، دفاع واستحکام کے لئے جہاں عادل حکمراں اور محب وطن عوام کی ضرورت ہوتی ہی وہیں دشمن سے تحفظ کے لئے فوج کی ضرورت ہوتی ہے اور بقول واجد علی رضوی فوج خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو بغیر جاسوسوں کی امداد کے کامیابی کا حاصل کیا جانا مشکل ہوتا ہے۔ فتح کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں دشمن کے وسائل ارادوں نیز اس کی نقل وحرکت کا پہلے ہی سے علم ہو۔

سنتزو کہتا ہے:

''اگر آپ اپنی اور دشمن کی طاقت سے اچھی طرح واقف ہوں تو سو لڑائیوں سے بھی خوف نہ کیجئے۔ اگر آپ اپنے سے واقف ہوں لیکن دشمن کی قوت سے ناواقف ہوں تو ہر فتح کے لئے آپ کو بھی نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر آپ اپنے سے لاعلم اور دشمن کی قوت سے بے بہرہ ہوں تو لڑائی میں آپ کو شکست ہونا ضروری ہے۔'' (۱)

ذاتی زندگی کے بارے میں تجسس پر اسلامی نقطہ نظر:

کسی مسلمان کی زندگی یعنی ایسے اعمال وافعال جن کا نفع ونقصان اس کی ذاتی زندگی سے وابستہ ہو معاشرتی یا مملکتی نقصان نہ ہو اس کا کھوج لگانا یا جاسوسی کرنا قابل مذمت فعل ہے آنحضرت ﷺ کو دوسروں کے خفیہ حالات کا تجسس سخت ناپسند تھا۔ گویا قرآنی حکم ہے

یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا (۲)

یعنی اے اہل ایمان! بہت سے گمانوں سے بچو، کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے حالات کی ٹوہ نہ لگاؤ۔

آپ ﷺ کا شدت سے عمل تھا۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے تجسس کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: مسلمانوں کے خفیہ حالات کی ٹوہ نہ لگاؤ، کیونکہ جو دوسروں کے حالات کی ٹوہ لگاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو ظاہر کر دیتا ہے اور جس کے عیوب کو خدا تعالیٰ ظاہر کرنے پر آمادہ ہو جائے اسے دوسروں کے سامنے رسوا کر دیتا ہے۔ (۳)

ان امراء کی آپ ﷺ نے یوں مذمت کی کہ جو لوگوں کے خفیہ حالات کی ٹوہ لگاتے ہیں کہ جب کوئی امیر لوگوں کی خفیہ باتوں کی

ٹوہ میں لگا رہے تو وہ لوگوں (معاشرے) کو فاسد کر دیتا ہے۔(۴)

چنانچہ ایک مرتبہ آپ اپنے حجرے میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص دروازوں سے اندر جھانکنے لگا، آپ ﷺ ایک لمبا تیر لئے ہوئے تیزی سے اس کی آنکھوں کی طرف مارنے کیلئے بڑھے۔(۵)

سنن ترمذی کے مطابق آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا: اگر مجھے تیرے دیکھنے کا علم ہوتا تو تیری آنکھیں پھوڑ دیتا، تیرا ناس ہو، اجازت مانگنے کا حکم آنکھوں کے لئے ہی تو ہے۔(۶)

اسی بنا پر آپ ﷺ کا اپنا بھی یہی معمول تھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے تھے کہ اجازت طلب کرنے کے لئے دروازے کے بالکل سامنے کھڑے ہونے کے بجائے ذرا ہٹ کر کھڑے ہونا چاہئے۔(۷)

دوسروں کے خفیہ حالات کا تجسس کرنے کے بجائے آپ ﷺ ہمیشہ دوسروں کے عیوب سے چشم پوشی فرماتے اور اسی کا دوسروں کو حکم دیتے تھے۔ آپ ﷺ کا فرمان تھا: جو کوئی کسی مسلمان کے عیب کو دیکھ کر چشم پوشی کرتا ہے۔ وہ گویا کسی زندہ دفن کی جانے والی بچی کو زندگی بخشتا ہے۔(۸)

مزید فرمایا: جو کسی مسلمان کے عیب سے چشم پوشی کرے گا خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔(۹)

لیکن اگر اس پردہ پوشی سے کسی کا حق ضائع ہوتا ہو، معاشرتی یا مملکتی نقصان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہو تو اس جاسوسی کی اسلام میں اجازت ہے بلکہ مملکت کے استحکام کے لئے یا دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے جاسوسی کرنا مقدس عبادت ہے۔ یہاں زیر بحث انہی امور و مسائل پر جاسوسی ہمارا موضوع ہے۔

جاسوسی کے حوالہ سے لکھی جانے والی کتب:

یہ ایک حساس اور نازک موضوع ہے، جس کی وجہ سے اس موضوع پر بالخصوص سیرت طیبہ کے حوالہ سے بہت کم لکھا گیا ہے۔ جن عربی اردو کتب میں یہ موضوع ضمناً یا مستقلاً زیر بحث آیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے:

۱. **شرح کتاب السیر الکبیر لمحمد بن الحسن الشیبانی شارح شمس الدین محمد بن احمد السرخسی، شرکة الاعلانات الشرقیة القاهره ۱۹۷۱ء**

۲. **کتاب الجهاد و الجزیة والمحاربین، محد بن جریر الطبری**

۳. **الاحکام السلطانیة و الولایات الدینیة علی بن محمد الماوردی دارالکتب العلمیة بیروت ۱۹۸۲ء**

۴. **الاحکام السلطانیة ، أبو یعلی محمد بن حسین الفراء الحنبلی طبع اولیٰ ۱۹۳۸ء**

۵. **الوسوعة العسکریة ، الهیثم الأیوبی و رفقائه المؤسسة العربیة للدراسات والنشر بیروت ۱۹۷۷ء**

۶. **القاموس السیاسی، أحمد عطیة الله دارلنهضة العربیة القاهره ۱۹۶۸ء**

۷. الجاسوسية بين الوقاية والعلاج. أحمد هانى الشركة المتحدة للنشر والتوزيع القاهرة ۱۹۷۴ء

۸. الجهاد والنظم العسكرية فى التفكير الإسلامى ، أحمد شبلى
مكتبة النهضة العربية المصرية القاهرة ۱۹۷۴ء

۹. الحرب النفسية. أحمد نوفل، دارالفرقان ۱۹۸۵ء

۱۰. فن الحرب فى عهد الخلفاء الراشدين والأموين. بسام العسيلى دارالفكر بيروت ۱۹۷۴ء

۱۱. التجسس والنفط والحرب. توفيق حسين. مطبعة الفرات بغداد ۱۹۳۶ء

۱۲. المخابرات والعالم. سعيد الجزائرى مكتبة الرسالة الحديثة. عمان

۱۳. حرب العقل والمعرفة. صلاح نصر. الوطن العربى للنشروالتوزيع بيروت ۱۹۸۲ء

۱۴. الحرب النفسية. صلاح نصر. الوطن العربى للنشر والتوزيع ۱۹۶۷ء

۱۵. الفن الحربى فى صدر الإسلام. عبدالرؤف عون. دارالمعارف القاهرة ۱۹۶۱ء

۱۶. الإستخبارات الإسرائيلية ومكافحتها. كامل احمد منشورات فلسطين المحتلة بيروت ۱۹۸۲ء

۱۷. اقتباس النظام العسكرى . محمود شيت خطاب مطابع قطر الوطنية الدوحة ۱۴۰۰ھ

۱۸. علم الحرب. منير شفيق. المؤسسة العربية للدراسات والنشر بيروت ۱۹۸۰ء

۱۹. دروس فى الكتمان من الرسول القائد. محمود شيت خطاب مؤسسة الرسالة بيروت ۱۹۷۸ء

۲۰. التجسس واحكامه فى الشريعة الإسلامية. محمد راكان الداغى۔ جمعية عمال المطابع التعاونية عمان ۱۹۸۴ء

۲۱۔ رسول اکرم ﷺ کا نظام جاسوسی۔ پروفیسر محمد صدیق قریشی شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۹۰ء

۲۲. ماهنامه نقوش رسول نمبر. مدير محمدطفيل. مطبوعه لاهور

۲۳. عهد نبوی کے میدان جنگ ڈاکٹر محمد حمید الله مطبوعه لاهور ۱۹۸۲ء

۲۴. اسلامی طریق جنگ. میجر جنرل محمد اکبر خان. فیروزسنز لاهور ۱۹۵۹ء

۲۵. رسول میدان جنگ میں.سید واجد رضوی. مقبول اکیڈمی لاهور

۲۶. رسول کریم کی جنگی اسکیم. عبدالباری لاهور. ۱۹۸۶ء

۲۷. فتوح البلدان. احمد بن یحییٰ البلاذری (مترجم) نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۶۲ء

اس موضوع پر سرسری جائزہ سے جو کتب سامنے آئیں انہیں ذکر کردیا ہے تاکہ دلچسپی رکھنے والے اہل علم اس سے مزید رہنمائی حاصل کرسکیں۔

اسلام سے پہلے جاسوسی:

جاسوسی بحیثیت ذریعہ علم کے اسلام سے پہلے بھی مختلف اقوام وملل میں رائج رہا ہے۔رفع عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ میں مفسرین نے لکھا ہے وہ شخص جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کے لئے جاسوسی کی جب آپ کوگرفتار کرانے آیا تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کوآسمانوں پراٹھالیااوراس مخبر کا چہرہ عیسیٰ علیہ السلام جیسا کردیا،گرفتاری کے لئے آنے والے سپاہی اسی مخبر کوگرفتار کرکے لے گئے اورسولی پرچڑھادیا۔حالانکہ وہ یہی کہتارہا کہ میں تو تمہارا ہی ساتھی ہوں مگراسے دنیا میں اس کے برے عمل کی سزا مل گئی۔

جاسوسی کے علم کا مطالعہ خفیہ علوم میں سے ہے۔کہا جاتا ہے کہ شاہ ٹمٹماس سوم کے عہد میں تھیوٹ نامی ایک کپتان نے اپنے جاسوسوں کی مدد سے جافہ نامی شہر میں کوئی دوسو کے لگ بھگ مسلح سپاہی داخل کئے۔اس نے ان کوآٹے کے تھیلوں میں بند کیا اورشہر کو جانے والی آٹے کی رسد کے ساتھ بھیج دیا۔ایک روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی علاقے کی جاسوسی کے لئے مختلف مہمات روانہ کیں۔(۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی جاسوسی کا ایک نیٹ ورک قائم کیا ہوا تھا،جس کے ذریعہ عالمی خبریں حاصل کرتے اورخبروں کے حصول کے لئے پرندوں سے بھی کام لیا جاتا تھا۔

عصر حاضر میں جاسوسی کے اہم ادارے:

آج کے دور میں روس میں ایسی ایجنسی کا نام کے۔جی۔بی ہے۔(یہ مخفف ہے سوویت کمیٹی برائے ملکی سلامتی کا) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اس کے ہم پلہ (سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی) سی۔آئی۔اے ہے۔جسے ۱۹۴۷ء میں قائم کیا گیا۔یہ وہ زمانہ تھا جب دوسری جنگ عظیم کے بعد یو۔ایس۔اے نے عالمی سیاست میں ایک اہم کردارادا کرنا شروع کیا تھا۔برطانیہ کی خفیہ سروس ایم۔آئی ۵ کارکردگی کے اعتبار سے بے حد مؤثر ہے۔روسیوں نے برطانوی انٹیلی جنس کوروایتی طور پر بہت خطرناک قراردیا ہے۔سٹالن نے اگست ۱۹۴۳ء میں ونسٹن چرچل کی صحت کا نام ''انٹیلی جنس سروس'' کے نام پررکھا۔اس کے باوجود برطانوی خفیہ سروس اپنے کام کی تشہیر نہیں ہونے دیتی۔ہندوستان کی خفیہ ایجنسی آر اے ڈبلیو(را) اپنے کارندوں کوہتھیار،جعلی دستاویزات اوررقوم دیکراپنی مطلب برآری کرتی ہے۔

جب ۱۹۷۹ء میں افغانستان میں روس کا عمل دخل بڑھا،افغانستان کی خفیہ ایجنسی (خاد) بھی کافی حدتک فعال ہوگئی تھی۔پاکستان میں جاسوسی کا عمل محدودنوعیت کا حامل رہا ہے۔(۱۱) لیکن جنگ افغانستان کے نتیجہ میں اس کا ملکی وغیرملکی طاقتورنیٹ ورک وجود میں آچکا ہے آج کشمیر کے حوالہ سے اپنی صلاحیتوں کا اظہار کررہی ہے۔

جاسوسی اور استخبار کی لغوی اوراصطلاحی تحقیقات:

اس عمل کو تجسس اوراستخبار کہا جاتا ہے اور جو یہ کام کرتا ہے اسے جاسوس اورمخبر کہا جاتا ہے۔تجسس کا مادہ الجس ہے اس کے

معنی ہیں ہاتھ سے چھونا۔(۱۲) تلاش کرنا جستجو کرنا(۱۳) کسی خفیہ واقعہ یا خبر کی تہہ تک پہنچنا(۱۴) تفتیش کرنا(۱۵) پوشیدہ باتوں کو کھول کر واضح کر دینا(۱۶) اس کی جمع جواسیس اور أجسة ہے(۱۷) جاسوسی میں حواس خمسہ ہاتھ، آنکھ، منہ، سونگھنے اور سننے کی صلاحیتیں استعمال ہوتی ہیں(۱۸) جاسوسی کبھی حصول خیر کبھی حصول شر دونوں کے لئے کی جاتی ہے(۱۹) جاسوس کی مختلف تعریفیں کی گئیں ہیں۔ قاموس المصطلحات العسکریة کے مطابق جاسوس وہ ہے جو دشمن ملک کے معمول کی یا نئی باتوں کی خبریں حاصل کرے(۲۰) منصور علی ناصف کہتے ہیں کہ جاسوسی وہ ہے جو مسلمانوں کی خبریں کافروں تک پہنچاتا ہے،(۲۱) مگر یہ تعریف جامع نہیں ہے، ڈاکٹر وہبہ زحیلی کی تعریف جامع ہے۔ لکھتے ہیں کہ جاسوس وہ شخص ہے جو خفیہ معلومات حاصل کرتا ہے یا دشمن کی نقل وحرکت کی خبر لاتا ہے۔(۲۲) اسی طرح مخبری خفیہ خبریں دشمن ملک کے ساتھ اپنی حکومت کے لئے اپنے ملک کے افراد کی جاسوسی کرنے کا بھی نام ہے۔(۲۳)۔

اسی مفہوم کی ادائیگی کے لئے دوسرا لفظ استخبار استعمال کیا جاتا ہے اور کشاف اصطلاحات کے مطابق استخبار باب استفعال سے مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں خبریں حاصل کرنا(۲۴) اس کا مادہ الخبر ہے۔ جمع أخبار ہے(۲۵) محدثین خبر کے لفظ کو حدیث نبویؐ کے معنی میں بھی لیتے ہیں(۲۶) اصطلاح میں استخبار (Intellegence) کا متبادل کہا جاسکتا ہے(۲۷) موسوعۃ العسکریہ کے مطابق اس کی تعریف یہ ہے ''دشمن کی سیاسی، نفسیاتی، اقتصادی، فوجی، ہر قسم کی خبریں حاصل کرنا''(۲۸) اس کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے۔

The Int. Dep. dealing with the frocign countries and sevral parts of the world intreads, cllecting for madion, and take action in regard to trede commerce, they are attached also to forces.(۲۹)

ترجمہ: جاسوسی کا ادارہ (انٹیلیجنس ڈپارٹمنٹ) غیر ممالک اور دنیا کے مختلف حصوں کی ترجیحات وخواہشات سے بحث کرتا ہے اور متعلقہ معلومات جمع کرتا ہے۔ جس میں ان ممالک کی تجارت معیشت اور فوج سے متعلقہ امور شامل ہیں۔

جاسوسی قرآن کی روشنی میں:

اس تعارف کے بعد اب اس موضوع کا قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ ملاحظہ فرمائیں:

موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو جاسوسی کیلئے مقرر کرنا:

قرآن نے فرعون کے قتل عام کا قصہ بیان کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کر دیتا اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا تاکہ پیشن گوئی کے مطابق اس کا تخت پلٹنے والا بچہ زندہ ہی نہ رہے۔(۳۰) اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر حکم دیا کہ انہیں دریائے نیل میں بکس میں بند کر کے ڈال دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایسا ہی کیا اور قرآن کے الفاظ میں:

فبصرت به عن جنب وهم لا يشعرون ○ وحرمنا عليه المراضع من قبل فقالت هل ادلكم علىٰ اهل بيت

یکفلونه لکم و هم له ناصحون o فرددناه إلٰی أمه کی تقر عینها ولا تحزن .... (۳۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنی بیٹی (جس کا نام مریم بنت عمران یا کلثومہ تھا) (۳۲) کو حکم دیا یہ صندوق جہاں بہتا جائے تم بھی اس کو دیکھتی جاؤ تو کلثومہ دور سے ایسے (خفیہ) انداز میں اسے دیکھتی جارہی تھی کہ لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ یہ اس بکس کا تعاقب کررہی ہے (جب بکس فرعون کے محل کے پاس سے گذرا تو اس کے لوگوں نے اسے نکالا اس کی بیوی آسیہ علیہا السلام نے کہا میں تو پالوں گی یہ قتل نہیں ہوگا)۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کیلئے مختلف دودھ پلانے والیاں بلائی گئیں۔ مگر انہوں نے کسی کا دودھ نہیں پیا تو موسیٰ کی بہن کلثومہ نے کہا کیا میں تمہیں ایسے دودھ پلانے والی کا پتہ بتاؤں جو اسے پالے اور اچھی پرورش کرلے انہوں نے اس بات کو مان لیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو دوبارہ ان کی ماں کی گود میں پہنچا دیا تا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور وہ غمگین نہ رہیں۔

۱۔ اس واقعہ سے کلثومہ کے تعاقب کا اندازہ بالکل وہی ہے جو جاسوسی کا ہوتا ہے یعنی دشمن اندازہ نہ لگا سکے کہ کون کیا دیکھ رہا ہے ایسی ہیئت و حالت اختیار کرنا۔ (۳۳)

۲۔ جاسوسی میں بھی معلومات جمع کی جاتی ہیں تا کہ اپنا ہدف و مقصد حاصل ہو سکے۔ یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے معلومات حاصل کر کے اس طرح پلاننگ کی کہ ان کا مقصد حاصل ہو گیا یعنی موسیٰ علیہ السلام ان کی گود میں واپس آ گئے اور قتل سے محفوظ رہے۔ (۳۴)

۳۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے جاسوسی کرنے والے کو اپنے ہدف و مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پوری منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے کیا۔

۴۔ جاسوس کو جو ذمہ داری سونپی جائے اسے پوری کوشش تندہی اور مکمل تفصیلات کے حصول کے ساتھ ادا کرنا چاہئے تا کہ منصوبہ بندی جامع ہو۔

۵۔ جاسوس کو جو معلومات حاصل ہوں ان سے صرف متعلقہ اتھارٹی کو آگاہ کرنا چاہئے، جیسے کلثومہ نے جملہ معلومات فقط اپنی والدہ کو بتائیں۔

۶۔ جاسوس کو جو معلومات حاصل ہوں وہ امانت ہیں انہیں سوائے متعلقہ شخص کے کسی اور پر افشاء نہیں کرنا چاہئے۔

۷۔ جاسوس کو چاہئے کہ بھیجنے والے کے اہداف، مفادات و مقاصد کو پیش نظر رکھ کر فریضہ انجام دے اپنا فائدہ پیش نظر نہ رکھے۔

۸۔ جاسوس میں اتنی دماغی صلاحیت ہو کہ وہ مصلحت کے مطابق حالات کو اپنے حق میں تبدیل کر سکے جیسے کلثومہ نے دودھ پلانے والی کا مشورہ دیکر حالات کو اپنی والدہ کے حق میں کرلیا۔

(۲) حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کو جاسوسی کیلئے بھیجنا:

قرآن کی اس دوسری آیت سے بھی جاسوسی کا جواز معلوم ہوتا ہے۔اس کا پس منظر یہ ہے کہ برادران یوسف نے حسد کا شکار ہو کر یوسف علیہ السلام کو فروخت کر دیا اور اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے بتایا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے۔خدا کا کرنا یہ ہوا کہ یوسف علیہ السلام بادشاہ مصر کے مصاحب خاص اور وزیر خزانہ مقرر ہو گئے کچھ عرصہ بعد قحط پڑا تو اردگرد کے ممالک سے لوگ غلہ کی امداد لینے مصر آئے۔حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں بالخصوص اپنے سگے چھوٹے بھائی بنیامین کو پہچان کر ایک حیلہ کے ذریعہ روک لیا دیگر برادران حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکے۔جب وہ بنیامین کے بغیر حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس واپس پہنچے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:(۳۵)

یبنی اذھبوا فتحسسوا من یوسف وأخیه ولا تایئسوا من روح اللّٰہ (۳۶)

اے میرے بیٹو ایک دفعہ پھر (مصر) جاؤ، یوسف اور ان کے بھائی بنیامین کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

۱۔ یہاں "حسسوا" کا لفظ استعمال ہوا ہے یعنی اپنی حس کا استعمال کرتے ہوئے جس طرح جاسوس اپنے کو نمایاں کئے بغیر صحیح معلومات حاصل کرتا ہے اسی طرح تم بھی صحیح معلومات حاصل کر کے دونوں بھائیوں کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کر کے اپنے خلوص کا عملی اظہار کرو کوشش کرنا تمہارا کام ہے کامیابی دلانا اللہ کا کام ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جاسوس کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ اپنی جانب سے پوری کوشش کرے اور اللہ سے کامیابی کی امید رکھے تو یقیناً وہ اپنے ہدف کو حاصل کر لے گا۔

۲۔ برادران یوسف علیہ السلام نے معلومات کے ذریعہ اندازہ لگا لیا تھا یہی وجہ ہے کہ یوسف علیہ السلام سے سوال کرتے ہوئے برادری جواباً سوال کر بیٹھے، کیا آپ ہی یوسفؑ ہیں؟ اس سے معلوم ہوا کہ وہ اپنی جاسوسی کے ذریعہ دونوں بھائیوں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر چکے تھے صرف شک تھا وہ بھی سوال کے ذریعہ دور کر لیا۔

۳۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اپنے کام میں مخلص ہونا چاہیے

۴۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ جاسوس کو ایک راستہ بند ہونے پر دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہئے، مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ مایوسی مسلمان کی نہیں بلکہ کافر کی صفت ہے۔

۵۔ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا ہے کہ جاسوسی حواس خمسہ سے کی جاتی ہے۔یہاں اس سے معلوم ہوتا ہے جاسوس وہی ہے جو حواس خفیہ سے مدد حاصل کرے۔

۶۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جملہ برادران یوسف کو جملہ معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا تاکہ مختلف بھائیوں کی

حاصل کردہ معلومات جدا جدا طریقوں اور ذریعوں سے حاصل ہوں گی تو کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا آسان ہوگا۔

۷۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے برادران یوسف کو بھیجتے ہوئے یہ بھی تاکید کی تھی کہ شہر میں الگ الگ راستوں اور دروازوں سے داخل ہونا سب ایک ساتھ ایک ہی دروازہ سے شہر میں داخل نہ ہونا آج بھی جاسوسوں کو مختلف انداز و مختلف راستوں اور طریقوں سے دوسرے کے ملک میں بھیجا جاتا ہے۔

۳۔ غیر مسلموں کی جاسوسی کرنیوالا محسن اسلام ہے اور اس عمل پر ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے:

غزوہ تبوک کے موقع پر جہاد سے پیچھے رہنے والے منافقین جنہوں نے حیلے بہانے کئے اور جہاد میں شامل نہ ہوئے۔ تجربہ شاہد ہے منافق ہر کام کرسکتا ہے مجاہد نہیں ہوسکتا۔ دوسرا طبقہ مسلمانوں کا تھا جو کسی مجبوری کی وجہ سے جہاد میں نہیں گئے۔ تیسرا طبقہ بھی مسلمانوں کا تھا جو بغیر کسی وجہ شرعی کے صرف تساہل کے سبب جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔ ان کی تعداد صرف تین تھی۔ مرارہ بن ربیع ؓ، کعب بن مالک ؓ اور ہلال ابن امیہ ؓ وغیرہ پہلے طبقہ یعنی منافقین پر پچھلی آیات میں سخت لعن طعن کی گئی ہے۔ دوسرا طبقہ شرعی مجبوری کے سبب قابل معافی تھا۔ تیسرے طبقہ کے مذکورہ افراد سے بطور سزا کے پچاس دن تک مقاطعہ رکھا گیا (۳۷) پھر ان کی معافی کا بھی حکم نازل ہوا:

ثم تاب علیھم لیتوبوا (۳۸) .

اس توبہ کے بعد مسلمانوں کو بتایا گیا کہ ایک مسلم کی شان یہ ہے کہ جس طرف نبی قدم بڑھائیں اسی طرف چلے جہاں نبی کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہائے۔ اپنا مال، جان، اولاد سب قربان کرے۔ نبی کی اور اسلام کی حمایت کرنے کی پاداش میں جو بھی تکالیف یا مصیبتیں آئیں ان کے سامنے سینہ سپر ہوجائے، اگر کفار خفا ہوں تو ان کی خفگی کی فکر نہ کرے مزید فرمایا:

ولا ینالون من عدو نیلا الا کتب لھم بہ عمل صالح ان اللہ لا یضیع أجر المحسنین (۳۹).

بلکہ تم اسلام کو تقویت پہنچانے کے لئے دشمن سے جو کچھ حاصل کرتے ہو (وہ ان کے فوجیوں کو قیدی بنانا۔ ان سے مال چھیننا، زمین پر قبضہ کرنا یا ان کی خفیہ معلومات حاصل کرنا) اللہ تعالیٰ اس خدمت پر تمہارے لئے ثواب لکھتے ہیں اور داخلی جنگی یہ سارے کام نیک عمل شمار کئے جاتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والے اسلام کے محسنوں کا عمل ضائع نہیں کرتا۔

اس آیت سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

۱۔ اسلام کی حمایت میں ہر مسلمان کو سینہ سپر رہنا چاہئے۔ جس طرح بھی تقویت پہنچا سکے۔

۲۔ اسلام کی حمایت کی پاداش جو بھی نقصان اٹھانا پڑے اسے پوری خوش دلی کے ساتھ قبول کرے کسی بھی حالت میں پائے استقامت نہ لڑکھڑائیں۔

۳۔ جو مسلمان غیر مسلموں یا غیر مسلم ملک کی ہمدردی میں مسلمانوں کا ساتھ نہ دے یا جنگ میں راہ داری نہ دے یا تعاون

نہ کرے اس مسلمان یا مسلم ملک کا معاشی، سیاسی، معاشرتی مقاطعہ کیا جائے۔

۴۔ اگر سابقہ غلطی سے توبہ کر کے وہ مسلمان یا مسلم ملک مسلمانوں کا ساتھ دینے کا وعدہ کرے تو اس کی بات پر اعتماد کر کے قبول کرلیا جائے۔

۵۔ دشمن کی زمینوں، جائدادوں، اسلحہ کے ذخائر پر قبضہ کرنا یا ان کی افواج کو قیدی بنانا یا دشمن کی ایسی خبریں حاصل کرنا جو مسلمانوں کے لئے مفید ہوں سب ولا ینالون میں داخل ہیں اور یہ عمل جاسوسی کی بہترین شکل ہے۔

۶۔ قرآن نے اس آیت میں جاسوس کو محسن اسلام قرار دیا ہے۔

۷۔ اس آیت میں یہ وضاحت موجود ہے کہ جاسوس کا ہر عمل نیک شمار کیا جاتا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ نے اس کے لئے اجر رکھا ہے۔

۸۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے اگر دشمن کی معلومات مسلمانوں تک پہنچانے میں اس ملک کے قوانین آڑے آتے ہوں یا یہ خیال ہو کہ یہ خبر مسلمانوں تک پہنچانے سے "یغیظ الکفار" غیر مسلم خفا ہوں گے یا اپنے ملک سے نکال دیں گے یا نقصان پہنچائیں گے تو اس کی بھی فکر نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہر حال میں مسلم مفاد کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

بلکہ میرا خیال ہے جدید ٹیکنالوجی اگر خفیہ طریقہ سے حاصل کر کے یا اسے ٹیکنالوجی کے پارٹس مسلم ملک کے لئے حاصل کئے جائیں (جیسا کہ بھارت اور دیگر ممالک الزام لگاتے ہیں) ہم نے ایٹمی ٹیکنالوجی کو دنیا بھر سے حاصل کیا ہے تو یقیناً یہ عمل بھی اس آیت کی روشنی میں اجر و ثواب کا ذریعہ بنے گا۔

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ رضوی، سید واجد علی، رسول میدان جنگ میں (پنجاب بک ڈپو لاہور طبع دوم۔ صفحہ ۱۴۲)

۲. سورہ الحجرات /۴۹

۳. اردو دائرہ معارف اسلامیہ (دانش گاہ پنجاب لاہور طبع اول ۱۹۸۶ء) ج/۱۹، ص/۱۳۵ بحوالہ، سنن أبوداؤد ج/۵، ص/۱۹۴، حدیث نمبر ۴۸۸۰

۴. ایضاً بحوالہ صحیح البخاری کتاب النکاح، صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ اور سنن ترمذی ج/۴، ص/۳۵۶، حدیث نمبر ۱۹۸۸

۵. ایضاً بحوالہ سنن ابوداؤد ج/۵، ص/۳۶۶، حدیث نمبر ۵۱۷۱

۶. سنن ترمذی ج/۵، ص/۶۲، حدیث نمبر ۲۷۰۹

۷. سنن ابوداؤد ج/۵، ص/۳۶۷ حدیث نمبر ۵۱۷۴

۸. ایضا ج/۵، ص/۲۰۰ حدیث نمبر ۴۸۹۱

۹. صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ حدیث نمبر ۲۵۸۰

۱۰۔ قریشی، پروفیسر محمد صدیق، رسول اکرم کا نظام جاسوسی (شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ لاہور ۱۹۹۰ء) ص/۳۱

۱۱۔ قریشی، پروفیسر محمد صدیق، رسول اکرم کا نظام جاسوسی (شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ لاہور ۱۹۹۰ء) ص/۱۵

۱۲. احمد رضا، معجم متن اللغة العربية (مكتبه الحياة دارصادر بيروت ١٩٥٧) ج/١، ص/٥٢٧ اور أبو الفضل جمال الدين محمد بن مكرم بن منظور. لسان العرب (دارصادر بيروت ١٩٦٨) ج/٦، ص/٣٨ اور محمد مرتضى الحسيني الزبيدى الحنفي، تاج العروف من جواهر القاموس ج/٢، ص/١١٩ اور عبدالفتاح الصعيدى، الإفصاح فى فقه اللغة (دارالفكر العربى) ج/١، ص/٢٣٥ اور سعيد الخورى الشرتونى اللبنانى، أقرب الموارد فى فصح العربية والشوارد (الطبعة اليسوعية بيروت ١٨٨٩ء) ص/١٢٣

١٣. الزبيدى، محمد مرتضى الحسينى تاج العروس ج/٣، ص/١١ اور سعيد أبو حبيب القاموس الفقهى لغة واصطلاحًا (دارالفكر دمشق ١٩٨٢ء) ص/٦٢ اور احمد رضا معجم متن اللغة ج/١، ص/٥٢٧ اور عبدالفتاح الصعيدى الإفصاح فى فقه اللغة ج/١، ص/٢٣٥

١٤. الشرتونى، سعيد الخورى اللبنائى، أقرب الموارد ص/١٢٣

١٥. أبو حبيب القاموس الفقهى ص/٦٣ اور احمد رضا معجم متن اللغة ج/١، ص/٥٢٧

١٦. الصعيدى، عبدالفتاح، الإفصاح فى فقه اللغة ج/١، ص/٢٣٥، محمد مرتضى الحسينى الزبيدى تاج العروس ج/٣، ص/١٢٠

١٧. ابراهيم مصطفى، المعجم الوسيط (المكتبة العلميةطهران) ج/١، ص١٢٣، احمد رضا معجم متن اللغة العربية ج/١، ص٥٢٧، الصعيدى الإفصاح ج/١، ص/٢٣٥، ابو حبيب القاموس الفقهى ص/٦٣

١٨. السلامة، عبدالله على المحمد مناصره، الاستخبارات العسكرية، فى الإسلام (مؤسسة الرسالة بيروت ١٩٩١ء) ص/٢٧٩

١٩. احمد رضا معجم متن اللغة العربية ج/١، ص٥٢٧ اور الصعيدى الإفصاح ج/١، ص/٢٣٥ أبو حبيب القاموس الفقهى ص/٦٣

٢٠. أمين، محمد فتحى، قاموس المصطلحات العسكرية (المكتبة الوطنية بغداد ١٩٨٢ء) ص/١٤١

٢١. ناصر، منصور على، التاج الجامع الأصول من أحاديث الرسول (دار احياء التراث العربى، بيروت ١٩٦٢ء) ج/٣، ص/٤٠١

٢٢. الزحيلى، ڈاكٹر وهبة، العلاقات، الدولية مع القانون الدولى الحديث (مؤسسة الرسالة بيروت ١٩٨١ء ص/٦١

٢٣. وجدى، محمد فريد، دائره معارف القرآن العشرون (دارالفكر بيروت) ج/٣، ص/١٠٦

٢٤. التهانوی، محمد أعلی بن علی، موسوعة اصطلاحات العلوم الإسلامیة المعروف بکشاف اصطلاحات الفلون (شرکة خیاط للکتاب بیروت) ج/٨، ص/٤١٠
٢٥. ابن منظور، لسان العرب ج/٤، ص/٢٢٧ اور جمال الدین فیروز آبادی القاموس المحیط مؤسسة فن الطباعة مصر) ج/٢، ص/١٧
٢٦. الزبیدی، تاج العروس ج/١١، ص/١٢٥
٢٧. الهیثم الأیوبی. الموسوعة العسکریة ج/١، ص/٦٢ اور احمد هانی الجاسوسیة بین الوقایة والعلاج (الشرکة المتحده للنشر القاهره ١٩٧٤ء) ص/٢١
٢٨. الهیثم الأیوبی. الموسوعة العسکریة ج/١، ص/٦٢
٢٩. السلامة، عبدالله علی، الاستخبارات العسکریة فی الاسلام ص/٨٥
٣٠. سورة القصص ص/٣ تا ١٠
٣١. ایضاً / ١١ تا ١٣
٣٢. القرطبی، أبو عبدالله محمد بن أحمد الانصاری، الجامع الأحکام القرآن (دارالکتاب العربی القاهره ١٩٦٧ء) ج/١٣، ص/٢٥٦
٣٣. الطبری، أبو جعفر محمد بن جبریر، جامع البیان فی تفسیر القرآن (دارالمعرفة للطباعة والنشر بیروت ١٩٧٢ء) ج/٢، ص/٢٥
٣٤. المولیٰ، محمد جاد، قصص القرآن (المکتبة الامویة دمشق ١٩٧٨ء) ص/١١٢ اور تفسیر ابن کثیر ج/٣، ص ٣٨١، جامع البیان طبری ج/٢٠، ص/٢٦
٣٥۔ یہ پورا خلاصہ سورہ یوسف سے مأخوذ ہے
٣٦. سورہ یوسف /٨٧
٣٧. القرآن الحکیم مع ترجمہ مع فتح محمد خان جالندھری (حواشی غالباً شاہ عبدالقادر ھیں) (تاج کمپنی لمیٹڈ لاھور) ص/١٩٩، حواشی سورہ التوبة /١٢٠ اور فی ظلال القرآن سید طب ج/١١، ص/٣٤٢ (مطبوعه بیروت الطبعة السادسة ١٩٧١ء) التفسیر الحدیث محمد عزه دروزه ج/١٢، ص/٢٣٧ (مطبعة عیسیٰ البابی الحلبی مصر ١٩٦٤ء) تفسیر القاسمی محاسن التأویل محمد جمال الدین قاسمی ج/٨، ص/٣٥٧ (دارافکر بیروت الطبعة الثانیة ١٩٧٨ء)
٣٨. سورہ التوبة /١١٨
٣٩. سورة التوبة/١٢٠

......☆☆☆☆☆......